السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ بنام کموں فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے 2 بیٹے عمرالدین اور میر خان اور ایک بیوی بنام خاتون، اس کے بعد میر خان فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے ماں اور بھائی عمرالدین۔ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے مرحوم کی کل ملکیت میں سے اس کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے گا اس کے بعد اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے پھر اگر جائز وصیت کی ہے تو کل مال کے تیسرے حصے تک سے پوری کی جائے گی اس کے بعد باقی مال منقول یا غیر منقول کو ایک روپیہ قرار دے کر مرحوم کے وارثوں میں اس طرح تقسیم ہوگی۔

مرحوم کموں کی بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ یعنی مسمات خاتون کو 2 آنے ملیں گے۔ باقی جو ملکیت بچی اس میں آدھی یعنی 7 آنے عمرالدین کو ملیں گے اور دوسرا آدھا حصہ یعنی 7 آنے میر خان کو ملیں گے۔

اس کے بعد میر خان فوت ہوا، وارث : ماں کو چھٹا حصہ ملے گا اللہ کا فرمان ہے : وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ باقی جو ملکیت بچے گی وہ عمرالدین کو ملے گی۔

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم

میت کموں کل ملکیت 100

بیوی 8/1/12.5

2 بیٹے 87.5 فی کس 43.75

اس کے بعد ایک بیٹا میر خان فوت ہوا کل ملکیت 43.75

ماں 3/1/14.583 بھائی عمرالدین عصبہ 29.167

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 625

محدث فتویٰ